سوال

(82) وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ کی تفسیر

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا ٦ ... سورة هود

''زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالیٰ پر ہیں۔''

کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم قرار دے رکھا ہے کہ وہ زمین پر چلنے والے ہر انسان حیوان اور تمام حشرات الارض کو رزق عطا فرمائے گا تو اس آیت کریمہ کی موجودگی میں ہم افریقی ممالک میں آنے والے قحط اور بھوک کی کیا تاویل کریں گے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

آیت کا مفہوم بالکل ظاہر ہے باقی رہے وہ قحط اور بھوک کے واقعات جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے دنیا میں رونما ہوتے رہتے ہیں تو صرف اسی شخص کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں جس کی مدت پوری اور جس کا رزق ختم ہوگیا ہو اور جس کی زندگی اور رزق ابھی باقی ہو تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ بہت ذرائع سے رزق پہنچا دیتا ہے خواہ وہ شخص ان ذرائع کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ٢ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ٣ ... سورة الطلاق

''جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔''

اور فرمایا:

وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ٦٠ ... سورة العنكبوت

''اور بہت سے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے، ان سب کو اور تمہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے، وہ بڑا ہی سننے جاننے والا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لَاتَموتُ نَفسٌ حَتّٰی تَستَکمِلَ رِزقَهَا» مسند البزار من حدیث حذیفه حدیث: 2914 واصله فی سنن ابن ماجه من روایه جابر: 2144

''اس وقت تک کوئی جان دار فوت نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے رزق اور عمر کو مکمل نہ کرلے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص78

محدث فتویٰ